البدعة واهل البدعة في نظر الصحابة وسادات الائمة

للمؤلف

بدعت اور اہلِ بدعت

اسلام کی نظر میں

تالیف

مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی فاضل مظاہر العلوم سہارنپور

مدیر ماہنامہ "الہلال" مانچسٹر

مقدمہ

ڈاکٹر علامہ خالد محمود ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر

دار المعارف

الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

البدعة واهل البدعة في نظر الصحابة وسادات الامة

المسمّٰی بہ

بدعت اور اہل بدعت

اسلام کی نظر میں

تألیف

مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی فاضل مظاہر العلوم سہارنپور
مدیر ماہنامہ "الہلال" مانچسٹر

دار المعارف
الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

نام کتاب ——— بدعت اور اہل بدعت

مصنف ——— مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی

مقدمہ ——— علامہ خالد محمود صاحب

کتابت ——— حفیظ الحق صدیقی

صفحات ——— ۳۲۰

ناشر ——— دارالمعارف لاہور

تعداد ——— گیارہ سو

قیمت اعلیٰ مجلد ——— ۸۰ روپے

ممالک یورپ ۸ پونڈ

ملنے کے پتے

دفتر دارالمعارف ۲۳ دیو سماج روڈ سنت نگر لاہور

جامعہ ملیہ اسلامیہ لاہور، توحید پارک نزد اسلامیہ کالونی لاہور

پتہ انگلینڈ میں : اسلامک اکیڈمی آف مانچسٹر

چیز داخل کرتا ہے جو اصلاً اور استنباطاً دین کی نہیں تو وہ حقیقت میں افترا علی الرسول کا مجرم ہے. کہ بات تو دین میں کہیں موجود نہیں. نہ کتاب و سنت میں نہ مجتہد کے اجتہاد میں مگر وہ اسے دین بنانے پر تُلا ہوا ہے.

بدعتی کو سُنّی کہنے کا گناہ

اب یہ جانتے ہوئے کہ فلاں فلاں اعمال بدعت ہیں اور ان کے کرنے والے بدعتی ہیں پھر اگر کوئی انہیں سنی کہتا ہے تو کیا اس نے ان تمام بدعات کو سنت نہ کہا اور یہ کہنا کیا افترا علی الرسول نہیں؟ ـــــ افسوس کہ جو لوگ اصلاً بدعتی نہ تھے وہ ان بدعتیوں کو سنی کہہ کر خود اس الزام کے ملزم ہو گئے جو مولانا احمد رضا خاں پر سالہا سال سے چلا آ رہا تھا ـــــ یاد رکھیئے بدعتی کو سنی کہنا سخت گناہ ہے.

بدعتی اور کافر میں کس کی صحبت اہلسنّت کے لیے زیادہ خطرناک ہے

مومن اور کافر میں فاصلے قطعی ہیں. مومن آسانی سے کفر میں نہیں گھِستا بخلاف سنی اور بدعتی کے کہ ان میں فاصلے ظنی ہیں. دونوں ایک اصل سے وابستگی کے مدعی ہیں اور ان میں اشتباہ بہت جلد راہ پا جاتا ہے. بھٹی کے پاس سے گزرنے والا گو قصداً بھٹی کے پاس نہیں آ رہا. مگر اس کے سفید کپڑوں میں اگر دھوئیں کا کوئی عکس دکھائی دے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں. نفوس میں جتنا فاصلہ کم ہو گا اتنا جلدی وہ ایک دوسرے کا اثر قبول کریں گے. اب یہ نہیں کہ بدعتی پر سنت کے آثار پھیلیں سُنی پر کچھ بدعت کے اندھیرے ضرور پھیلیں گے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

ضرر فساد مبتدع زیادہ از فساد صحبت کافر است[1]

ترجمہ. بدعتی کی صحبت کافر کی صحبت سے زیادہ بُرے اثرات رکھتی ہے.

---

[1] مکتوبات دفتر اوّل مکتوب ۵۴

بدعت جہالت کے سائے میں پلتی ہے

کفر کبھی علم کے سایہ میں ٹیڑھی راہ چلتا ہے۔ قادیانیت اور اعتقادِ امامت اسی کفر کی پیداوار ہیں لیکن بدعت ہمیشہ جہالت کے سائے میں پلتی ہے اسے کبھی علم کا سہارا نہیں ملتا۔

برصغیر پاک وہند میں آپ دیکھیں گے جہاں جہالت کے سائے زیادہ ہیں وہاں بہت سی بدعات آپ کو راہ پلتے ملیں گی اور دیہات اور پسماندہ بستیوں میں جہاں جہالت کے دبیز پردے پڑے ہیں وہاں ملنگوں اور بریلویوں کی بھیڑ زیادہ نظر آئے گی۔ افراد اصولوں پر جمیں تو بیشک ایک قوم ہیں۔ مگر بریلوی جہاں بھی ہوں گے ایک قوم نہیں ایک بھیڑ ہوں گے اور اگر کبھی مقابلے کی نوبت آجائے تو بھیڑ ہوں گے۔

چونکہ دیہات کی آبادی شہروں سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس پر انہوں نے عوامی اکثریت کا دعوے کر رکھا ہے۔ ورنہ علمی پیرایہ میں یہ ایسی اقلیت میں ہیں کہ شاید ہی جہالت میں کبھی کسی کا گراف اتنا نیچا ہوا ہو۔ اب آئندہ انشاء اللہ مسئلہ اکثریت پر بحث کریں گے۔ واللہ ھو الموفق وبہ استعین۔

بدعت سے بچانے کے لیے علماء حق کی کوششیں

جب کسی علاقے میں بدعت کے اندھیرے پھیلے۔ علمائے حق نے وہاں پوری تندہی سے سنت کے چراغ جلائے اور بدعت کی ظلمت کو کہیں بڑھنے نہیں دیا۔ قرونِ وسطیٰ میں امام ابن تیمیہؒ حنبلی (۷۲۸ھ) علامہ شاطبی مالکیؒ (۷۹۰ھ) نے تحفظِ سنت اور ردِ بدعت پر بنیادی کام کیا ہے۔ حنفیہ کرام میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ (۱۰۳۵ھ) اور حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (۱۱۷۶ھ) کے بعد اس میدان کے بطلِ جلیل حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ ہوئے ہیں۔ آپ کے بعد امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے تحفظ سنت پر بڑی محنت فرمائی ہے۔ تاہم حضرت مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوریؒ نے براہینِ قاطعہ لکھ کر اہلِ بدعت پر وہ حجت تمام کی کہ اب تک اس کے اثر سے اہلِ بدعت کی نبضیں خاموش ہیں اور حضرت مولانا مرحوم پر الزام تراشی کے سوا اب تک ان سے ان کا کوئی جواب نہیں بن پڑا۔

ایسے مقام پر لا کھڑا کر دیا ہے جہاں انہیں یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کہ آیا ان کاموں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کی مخالفت ہوتی ہے یا نہیں؟ بدعات و محدثات اختیار کرنے پر کیا ہم خدا کی ناراضگی و عتاب کے مستحق تو نہیں ہو رہے؟ ـــ بدعات کا اندھیرا اس طرح ان کے دل و دماغ پر چھا گیا ہے کہ انہیں اس کا خیال تک نہیں آتا. بلکہ طرفہ تماشا یہ ہے کہ یہ لوگ بدعات کو سنت بلکہ حبِ رسول کا تقاضا قرار دیتے ہیں. (العیاذ باللہ)

بتلایئے اب توبہ کی توفیق کس کو ہوگی اور کیسے ہوگی؟ اس کا نتیجہ سوائے ہلاکت و بربادی کے اور کیا ہوگا ـــ محدث شہیر حضرت مولانا بدر عالم صاحب مہاجر مدنیؒ فرماتے ہیں کہ :۔

"بدعت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی ہے اس سے بدتر اور کیا چیز ہو سکتی ہے. بدعت ایک مہلک اور متعدی مرض ہے. اس کے مریضوں سے متعدی امراض کی طرح دور رہنا چاہیئے. قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدعتیوں کو دیکھ کر بڑی نفرت کے انداز میں فرمائیں گے "سحقاً سحقاً لمن بدل بعدی" (یعنی جنہوں نے میرے بعد دین میں تبدیلی کی اور بدعت پھیلائی وہ مجھ سے دور رہیں دور رہیں) بدعت کو ایجاد کرنے کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ ہمارا کامل دین گویا ابھی ناقص ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں ابھی کسی کمی بیشی کی گنجائش ہے. اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد گویا نبوت کی ضرورت باقی ہے اور یہ ختم نبوت کا انکار نہیں تو اور کیا ہے؟ بدعت کا اثر نہ صرف مسلمانوں کے اعمال پر ہوتا ہے بلکہ ان کے عقائد پر بھی پڑتا ہے. اس لیے بدعت میں غلو کرنے سے یعنی اس کی زیادتی سے سوء خاتمہ کا بھی اندیشہ ہے۔"

ہم نے پیشِ نظر رسالہ میں بدعت اور اہلِ بدعت کا احادیث پاک، صحابہ کرامؓ، تابعین عظامؒ اور اکابرینِ امت کے ارشادات کی روشنی میں ایک مثبت جائزہ لیا ہے. جس سے واضح

اس کا یہ قول وعمل لائقِ رد ہے یعنی وہ باطل ومردود ہے۔ امام الہجرہ حضرت امام مالکؒ (۱۷۹ھ) فرماتے ہیں کہ:۔

من ابتدع فی الاسلام بدعة یراها حسنة فقد زعم ان محمداً صلی اللہ علیہ وسلم خان الرسالة لان اللہ تعالیٰ یقول الیوم اکملت لکم دینکم (الآیة) فما لم یکن یومئذ دینا فلا یکون الیوم دینا۔[1]

ترجمہ: جو شخص کوئی بدعت اختیار کرتا ہے اور اس کو اچھا سمجھتا ہے تو وہ گویا اپنے عمل سے دعویٰ کرتا ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے (معاذ اللہ) رسالت میں خیانت کی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے آج تم پر اپنا دین مکمل کر لیا (پھر فرماتے ہیں کہ) جو کام اس زمانے میں دین نہیں تھا وہ آج بھی دین نہیں بن سکتا۔

قاضی عیاضؒ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں کہ:۔

جس شخص نے دینِ اسلام میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جس کی اصل کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کسی ظاہری وخفی درجہ میں بھی موجود نہیں ہے تو یہ شخص مردود ہے اس لیے کہ اسلام کامل ہو گیا ہے اور اس کے اندر ایک ذرہ برابر کمی بیشی کی گنجائش باقی نہیں رہی ہے تو گویا کہ وہ شخص شریعت کے اندر غیر پسندیدہ چیز کا اضافہ کرنا چاہتا ہے اور دین آیات اللہ اور احادیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آثارِ صحابہؓ کی اتباع کا نام ہے۔ اس لیے یہ شخص دائرۂ اسلام سے مردود ہے۔

حضرت علامہ نوویؒ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں کہ:۔

وهذا الحديث قاعدة عظيمة من قواعد الاسلام وهو من جوامع كلمه

---

[1] کتاب الاعتصام للشاطبی جلد ۱ ص ۴۷ [2] ریاض الصالحین مترجم جلد ۱ ص ۱۴۹